# خصائص نبویﷺ اور کلامِ امام احمد رضا خاں قادری

**The Unique Characteristics of the Prophet (SAW) and**

**the poetry of Imam Ahmed Raza Khan Qadri**

***Abstract***

Allah Almighty has endowed His Messenger Muhammad (SAW) with innumerable attributes and perfections which are distinguished him from other Prophets.These characteristics are of two kinds: one is that which you have in comparison to other Prophets and Messengers (peace be upon them) such as: you are first in creation, being first in prophecy, being the last of the prophets, on the Day of Judgment, you will be promoted to the position of *Maqam-e-Mahmood*, you will be given the right of intercession (*Shafa’at*), you will be testified by the Prophets (peace be upon them) that they have conveyed the message of truth to their people. Second is that which were given in comparison to his *Ummah*, such as his legislative powers, the obligation of *Tahajjud* prayers, fasting, etc.

These characteristics are mentioned in detail in the Holy Quran and Hadith. Like various aspects of the Prophet's biography, scholars and researchers have authored numerous books on this subject, both in prose and poetry. Imam Ahmad Raza Khan Qadri is also an important name among these scholars. He was a prominent religious scholar, jurist, author, Na’at poet and genius working personality of his time.

The purpose of this article is to give a brief overview of the characteristics of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) in the light of the poetry of Imam Ahmad Raza Qadri.

***Key words****: Prophet Muhammad (SAW), Poetry, Na’at, Ahmad Raza Khan, Hadaiq-e-Bakhshish*

خصائص سے مراد ایسی خصوصیات ،صفات اور کمالات ہیں جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں اور اسے دوسروں سے ممتاز کرتے ہوں۔ خصائص النبی ﷺ سے مراد آپ ﷺ کے وہ خصائص مبارکہ ہیں جو آپ کو دیگر انبیاء کرام سےممتاز کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے بے شمار اوصاف وکمالات اورخوبیاں عطا فرمائی ہیں جوکسی اور کے حصّے میں نہیں  آئیں، ان اوصاف اور خوبیوں کو ”خصائصِ مصطفےٰﷺ“ کہا جاتا ہے۔

خصائص مصطفےٰ ﷺ دو طرح کے ہیں: ایک وہ جو آپ ﷺ کو دیگر انبیاء و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں حاصل ہیں جیسے: آپ ﷺ کا تخلیق میں اول ہونا، نبوت میں اول ہونا، خاتم النبین ہونا، آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیا جانا، روزِ محشر آپﷺ کو مقامِ محمود پر فائز کیا جانا، شفاعت کبریٰ کا حق عطا کیا جانا، انبیاء علیہم السلام کی گواہی دینا کہ انھوں نے پیغامِ حق اپنی قوم کو پہنچا دیا تھا۔دوسری قسم میں وہ خصائص آتے ہیں جو آپ ﷺ کو اپنی امت کے مقابلے میں عطا کیے گئے جیسے آپ ﷺ کے تشریعی اختیارات، نماز تہجد کی فرضیت، صومِ وصال وغیرہ۔[[1]](#footnote-2)

قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں ان خصائص کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے۔ سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کی طرح علمائے کرام و محققین نے اس موضوع پر بھی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ مثلاً : کفایۃ الطالب اللَبیب فی خصائص الحبیب المعروف الخصائص الکبریٰ/ علامہ جلال‌الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)، اللفظ المُکَرَّم فی خصائص النبی/ احمد بن عبدالسلام شافعی (متوفی 931ھ)(8)، الدُّرُ الثَّمین من خصائص النَّبی الأمین/ علامہ [عبدالرحمان بن جوزی](https://ur.wikishia.net/index.php?title=%D8%B9%D8%A8%D8%AF%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%AD%D9%85%D8%A7%D9%86_%D8%A8%D9%86_%D8%AC%D9%88%D8%B2%DB%8C&action=edit&redlink=1) (متوفی 598ھ)، الأنوار بِخَصائص النَّبی المُختار/ابن‌حجر عَسقلانی (متوفی 852ھ)، اللفظ المکرم بخصائص النبی/ محمد بن محمد بن خَیضِری (متوفی 894ھ)، المواہب اللدنیۃ بالمِنَح المحمدیۃ/[احمد بن محمد قسطلانی](https://ur.wikishia.net/index.php?title=%D8%A7%D8%AD%D9%85%D8%AF_%D8%A8%D9%86_%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF_%D9%82%D8%B3%D8%B7%D9%84%D8%A7%D9%86%DB%8C&action=edit&redlink=1) (متوفی 923ھ)، من صفات الرسول ﷺ الخلقیہ والخلقیہ/ طہ عبداللہ الضعیفی ، معجزات الرسولﷺ/ حمدی الدمراش ، معجز محمد رسول اللہ ﷺ/ عبدالعزیز الثعالبی ،شمائل المصطفیٰ /وھبۃ الزحیلی، خصائص مصطفےٰ ﷺ/ ڈاکٹر محمد طاہر القادری، خصوصیات مصطفیٰ / محمد ہارون معاویہ، وغیرہ۔

سیرت، تاریخ اور [کلام](https://ur.wikishia.net/view/%D8%B9%D9%84%D9%85_%DA%A9%D9%84%D8%A7%D9%85) کی کتابوں میں بھی شمائل، فضائل، مناقب، [معجزات](https://ur.wikishia.net/view/%D9%85%D8%B9%D8%AC%D8%B2%DB%81)، اعلام اور دلایل [نبوت](https://ur.wikishia.net/view/%D9%86%D8%A8%D9%88%D8%AA) پیغمبر اسلامؐ کے عنوان سے آپؐ کی بعض خصوصیات ذکر ہوئی ہیں۔شرف المصطفیٰ/ محمد بن ابراہیم نیشاپوری(406ھ)، دلائل النبوۃ/ ابودائود السجستانی (م275ھ)، اعلام النبوۃ/ ابن قتیبہ الدینوری (م276ھ)، دلائل‌النبوّہ/[ابونعیم اصفہانی](https://ur.wikishia.net/index.php?title=%D8%A7%D8%A8%D9%88%D9%86%D8%B9%DB%8C%D9%85_%D8%A7%D8%B5%D9%81%DB%81%D8%A7%D9%86%DB%8C&action=edit&redlink=1)(م430ھ)، دلائل‌النبوّہ/[احمد بن حسین بیہقی](https://ur.wikishia.net/index.php?title=%D8%A7%D8%AD%D9%85%D8%AF_%D8%A8%D9%86_%D8%AD%D8%B3%DB%8C%D9%86_%D8%A8%DB%8C%DB%81%D9%82%DB%8C&action=edit&redlink=1)(م 458ھ)، الشّفا بتعریف حقوق المصطفی/ قاضی عیاض (متوفی 544ھ)، [الوفا بتعریف فضائل المصطفی](https://ur.wikishia.net/index.php?title=%D8%A7%D9%84%D9%88%D9%81%D8%A7_%D8%A8%D8%AA%D8%B9%D8%B1%DB%8C%D9%81_%D9%81%D8%B6%D8%A7%D8%A6%D9%84_%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B5%D8%B7%D9%81%DB%8C_(%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8)&action=edit&redlink=1)/سبط ابن جوزی (م597ھ)، غایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ/ ابن الملقن (804ھ) ، خصائص الکبریٰ / السیوطی (911ھ)قابل ذکر ہیں ۔

بعض علما نے خصائص النبی ﷺکو شعر کے پیرائے میں بھی بیان کیا ہے جن میں یوسف بن موسی رندی (م 767ھ)، یحیی بن موسی عَسّاسی (م 842ھ)، احمد بن قاسم بونی (م 1139ھ)، محمد بن موسی عُسَیلی (م 1031ھ) شامل ہیں ۔ انھی علماء میں ایک اہم نام امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلی[[2]](#footnote-3) کا بھی ہے ۔

امام احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلی اپنے عہد کے ممتاز عالمِ دین، محدث، فقیہ، مصنف، نعت گو شاعر اور نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ آپ کے جدا مجد مولانا رضا علی خان ؒ نے آپ کا نام”احمد رضا“رکھاجبکہ آپ کا پیدائشی نام "محمد"،اور تاریخی نام " المختار " تھا۔جب کہ "رضا" بطور [تخلص](http://naatkainaat.org/index.php/%D8%BA%D8%B2%D9%84) استعمال فرماتے تھے۔ آپ نے اپنےاسم گرامی کے ساتھ"عبد المصطفی "کا اضافہ بھی فرمایا۔امام احمد رضا نے تقریباً ایک ہزار کتب و رسائل تصنیف کیے ،جن میں 105سے زائد علوم کا احاطہ کیا گیاہے۔ 'کنزالایمان' کے نام سے اردو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ فقہ کی سینکڑوں کتابوں پر حواشی لکھے جو ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ کثرت تصانیف اور متعدد علوم پر آپ کو جوگرفت حاصل تھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔

امام احمد رضا نے بارگاہ ِ رسالتﷺ میں اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لیے نعت کو وسیلہ بنایا اور عربی، فارسی اور اردو زبان میں نعتیں کہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام ”حدائق بخشش “کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ علامہ سید محمد مرغوب اختر الحامدی الرضوی لکھتے ہیں: "حدائق بخشش نہ صرف عشقِ حبیب کی شعری تصویر ہے بلکہ نعتِ حبیب کا وہ مشرق ہے جس سے آفتابِ عرب کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں، جو آنکھوں کے راستے دل میں اتر کر کائناتِ حیات کو منور کردیتی ہیں۔ سوز و درد اور جذب و اثر نے الفاظ کو گویا زبان دے دی ہے اور وہ کوئے حبیب کی حدیثِ عشق سنا رہے ہیں۔"[[3]](#footnote-4)

امام احمد رضا نے علوم ِشریعت میں اپنی دسترس کی وجہ سے نعت کہتے ہوئے جوش عشق و عقیدت کے باوجود کمال کی احتیاط برتی ۔ نعت گوئی کے حوالے سے آپ کا کلام شریعت کی پاسداری، غزل کے حسن، تخیل کی جدت، خیال کی رعنائی و مضمون آفرینی، روزمرہ کےمحاورات کے استعمال، سلاستِ زبان اور برجستگی و نشستِ الفاظ کی ایک عمدہ مثال ہے۔پیش نظر مقالے میں امام احمد رضا کے کلام میں پیش کردہ خصائص ِ نبوی ﷺ کا ایک مختصر جائزہ لینا مقصود ہے۔

 خصائص النبی ﷺ کے حوالے سے امام احمد رضا فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے فضائل نامَقصور اور خصائص نامَحصور (یعنی آپ کے فضائل میں کوئی کمی نہیں اور خصائص اس قدر ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے)، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عُمُوماً اِطلاقاً انھیں تمام انبیاء مرسلین وخَلْقِ اﷲ اجمعین (اللہ پاک کی تمام مخلوق) پر تفضیلِ تام و عام مطلق (یعنی ہر طرح کی برتری حاصل) ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انھیں سے ملا اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔[[4]](#footnote-5)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہاتِری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہواہے نہ ہوگا شہاترے خالقِ حُسن وادا کی قسم [[5]](#footnote-6)
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیانہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
 کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم[[6]](#footnote-7)

## مخلوق میں سب سے اول رسول اللہﷺ کی تخلیق

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث۔ [[7]](#footnote-8)میں تخلیق کے لحاظ سے تمام انبیاء سے اول اور مبعوث ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری (نبی) ہوں۔رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا یوں سخن طراز ہوتے ہیں:

سب سے اول سب سے آخر
ابتدا ہو انتہا ہو[[8]](#footnote-9)
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی[[9]](#footnote-10)

رسول اللہ ﷺ کے خصائص مبارکہ میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ تمام عالم کے پدر معنوی ہیں کہ سب کچھ انھیں کے نور سے پیدا ہوا۔ اسی لیے حضور ﷺ کا نامِ پاک ابوالارواح ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ صورت میں حضور ﷺ کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور ﷺ کے بیٹے ہیں تو امّ البشر یعنی حضرت حوا حضور ہی کے پسر آدم کی عروس ہیں۔حضرت آدم جب حضور ﷺ کو یاد کرتے تو یوں کہتے: یا ابنی صورۃً وابی معنیً (اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ) [[10]](#footnote-11)امام احمد رضا کہتے ہیں:

اُن کی نبوت اُن کی اُبوت ہے سب کو عام
امّ البشر عروس انھیں کے پسر کی ہے[[11]](#footnote-12)

## عالمِ ارواح میں انبیاء کرام علیہم السلام کا رسالتِ محمدیﷺ کی تصدیق کرنا

حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی سے یہ پختہ وعدہ لیا کہ اگر اس کی موجودگی میں سرورِ عالم و عالمیاں محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرماہوں تو اس نبی پر لازم ہے کہ وہ حضور کی رسالت پر ایمان لاکر آپ کی امت میں شمولیت کا شرف حاصل کرے اور ہر طرح حضور کے دین کی تائید و نصرت کرے اور تمام انبیاء نے یہی عہد اپنی اپنی امتوں سے لیا۔ [[12]](#footnote-13)

وَإِذۡ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّ‍ۧنَ لَمَآ ءَاتَيۡتُكُم مِّن كِتَٰبٖ وَحِكۡمَةٖ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُولٞ مُّصَدِّقٞ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥۚ قَالَ ءَأَقۡرَرۡتُمۡ وَأَخَذۡتُمۡ عَلَىٰ ذَٰلِكُمۡ إِصۡرِيۖ قَالُوٓاْ أَقۡرَرۡنَاۚ قَالَ فَٱشۡهَدُواْ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ۔ [[13]](#footnote-14)

”اور جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمھیں کتاب اور حکمت عطا کردوں پھر تمھارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمھارےپاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور مدد کرنا اس کی۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اٹھا لیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا ۔ فرمایا تو گواہ رہنا اور میں تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔“

یہ رسول اللہ ﷺکا وہ اعزاز ہے جو کسی اور نبی یا رسول کو حاصل نہیں۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں:

تھے وسیلے سب نبی تم
اصل مقصودِ ہدیٰ ہو[[14]](#footnote-15)

##  گزشتہ آسمانی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کا ذکرِ مبارک:

رسول اللہ ﷺ کی آمدِ مبارک کی خوش خبری آپ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کرام سناتے آئے ہیں۔ آپ ﷺ ہی دعائے ابراہیم : رَبَّنَا وَٱبۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ۔[[15]](#footnote-16) (اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جواِن پر تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والاہے۔) اور نویدِ عیسیٰ: وَإِذۡ قَالَ عِيسَى ٱبۡنُ مَرۡيَمَ يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ إِنِّي رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيۡكُم مُّصَدِّقٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيَّ مِنَ ٱلتَّوۡرَىٰةِ وَمُبَشِّرَۢا بِرَسُولٖ يَأۡتِي مِنۢ بَعۡدِي ٱسۡمُهُۥٓ أَحۡمَدُ۔[[16]](#footnote-17) (اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوش خبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے، ان کا نام احمد ہے۔) کا مصداق ہیں۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں:

سب بشارت کی اذاں تھے
تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمھاری ہی خبر تھے
تم موخر مبتدا ہو [[17]](#footnote-18)

## رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے وقت ظہور پذیر ہونے والے معجزات

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے سلسلے میں آیات و کرامات بے شمار ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں کہ مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی، کعبہ مقامِ ابراہیم کی طرف جھک گیا، بت گر پڑے، ایوان کسریٰ لرز اٹھا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے، دریائے سادہ خشک ہو گیا اور اس کا پانی زیر زمین چلا گیا اور رود خانہ سادہ جسے وادی سادہ کہتے ہیں جاری ہو گیا حالانکہ اس سے قبل اسے منقطع ہوئے ایک ہزار سال گزر چکا تھا اور فارسیوں کا آتش کدہ بجھ گیا جو کہ ایک ہزار سال سے گرم تھا۔[[18]](#footnote-19) امام احمد رضا ان معجزات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا
بندھ گئی تیری ہوا سادہ میں خاک اڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا[[19]](#footnote-20)

## رسول اللہ ﷺ کے ذکر کا بلند کیا جانا

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ شان عطا فرمائی کہ اپنے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کے ذکر کو بلند فرمادیا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ۔[[20]](#footnote-21) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: أَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ : إِنَّ رَبِّي وَرَبَّکَ یَقُوْلُ لَکَ: کَيْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ؟ قَالَ : اَللهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ : إِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِي۔[[21]](#footnote-22) ( حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ میرا اور آپ کا رب آپ سے دریافت فرماتا ہے کہ میں نے کس طرح آپ کا ذکر بلند کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہا: جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں آپ کا ذکر بھی میرے ساتھ کیا جائے گا)۔

پیر کرم شاہ الازہری ، علامہ آلوسی کے حوالے سے لکھتے ہیں : اور اس سے بڑھ کر رفعِ ذکر کیا ہوسکتا ہے کہ کلمہ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملادیا۔ حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ ملائکہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجا اور مومنوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم دیا اور جب بھی خطاب کیا معزز القاب سے خطاب فرمایا جیسے یایھا المدثر، یایھا المزمل۔ پہلے آسمانی صحیفوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے وعدہ لیا کہ وہ آپ پر ایمان لے آئیں۔ آج دنیا کا کوئی آباد ملک ایسا نہیں جہاں روز و شب میں پانچ بار حضور کی رسالت کا اعلان نہ ہورہا ہو۔[[22]](#footnote-23)

امام احمد رضاکہتے ہیں:

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام[[23]](#footnote-24)

## پسینہ مبارک کا خوشبو دار ہونا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے یہاں آئے پھر ہمارے یہاں ہی قیلولہ فرمایا تو آپ کے جسم مبارک سے پسینہ نکلنے لگا تو میری ماں ایک شیشی لے آئی اور اس میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگی۔ اتنے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم بیدار ہو گئے، تو فرمایا : "اے ام سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟" انھوں نے جواب دیا:ھذا عرقک نجعلہ فی طیبنا و ھو من اطیب الطیب۔[[24]](#footnote-25) یہ آپ کا پسینہ ہے، اسے ہم اپنی خوشبو میں ملا لیں گے، کیوں کہ یہ عمدہ ترین خوشبوؤں میں سے ہے۔  حضرت انس فرماتے ہیں: ما شممت عنبر ا قط ولا مسکا ولا شیا اطیب من ریح رسول اللہ ﷺ۔[[25]](#footnote-26) (میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی)۔ امام احمد رضا سخن طراز ہیں:

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے[[26]](#footnote-27)
گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہوکر
رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہوکر [[27]](#footnote-28)
اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے[[28]](#footnote-29)

## رسول اللہ ﷺ کے سایہ مبارک کا نہ ہونا

رسول اللہ ﷺکے خصائص مبارکہ میں سے ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ سورج کی دھوپ اور چاند کی چاندنی میں آپﷺ  کا سایہ  زمین پر نہیں پڑتا تھا۔[[29]](#footnote-30) آپ ﷺ کی اس خاصیت کو امام احمد رضا مختلف اشعار میں یوں نظم فرماتے ہیں:

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام[[30]](#footnote-31)

یاالٰہی سردمہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو[[31]](#footnote-32)

## چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا پس ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے چھپالیا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے اللہ گواہ رہ“۔[[32]](#footnote-33) امام احمد رضا فرماتے ہیں:

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی[[33]](#footnote-34)

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نانب دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام[[34]](#footnote-35)

## معراج النبی ﷺ

 معراج وہ عظیم الشان معجزہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا۔ ربِ کائنات نے رسولِ اعظم ﷺ کو عالمِ بالا کی سیر کرائی ، رسول اللہ ﷺ نے جنت و دوزخ کا مشاہدہ کیا، سدرۃ المنتہیٰ تک سفر کیا جو انوارِ ربانی کی تجلی گاہ تھی۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔دیگر انعامات کے علاوہ پچاس نمازیں عطا کی گئیں۔قرآن کریم کی سورہ اسریٰ اور سورہ نجم میں اس کا ذکر موجود ہے۔ علاوہ ازیں احادیثِ کریمہ میں بہت تفصیل سے واقعہ ٔمعراج کا ذکر ملتا ہے۔ امام احمد رضا نے بھی واقعۂ معراج اور رسول اللہ ﷺ کےعروج کو اپنے منظوم کلام حدائق بخشش میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چند اشعار درجِ ذیل ہیں:

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِعرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں[[35]](#footnote-36)
اللہ اللہ یہ علوِ خاص عبدیت رضا
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا[[36]](#footnote-37)
نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم وطور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی اُدھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے[[37]](#footnote-38)
یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمھاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بندراستے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لَن تَراَنِی کہیں تقاضے وصال کے تھے
سراغ این ومتٰی کہاں تھا نشانِ کیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے[[38]](#footnote-39)
جس کو شایاں ہے عرش خُدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی[[39]](#footnote-40)
غنچے مَا اَدحیٰ کے جو چٹکے دَنیٰ کے باغ میں
بلبل سدرہ تک ان کی بُو سے بھی محرم نہیں[[40]](#footnote-41)
معنی قَد رَایٰ مقصدِ مَاطغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام[[41]](#footnote-42)
کِس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام[[42]](#footnote-43)
شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشہ ٔ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام[[43]](#footnote-44)

## شجر و حجر کارسول اللہ ﷺ کو سلام پیش کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہﷺ کے ساتھ تھا ، ہم مکہ کی ایک جانب نکلے ، جو درخت اور پتھر بھی آپ کے سامنے آتا ، وہ کہتا : اے اللہ کے رسول ! آپ پر سلامتی ہو ۔[[44]](#footnote-45)

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے[[45]](#footnote-46)

## رسول اللہﷺ پر ایک جامع کتاب "قرآن" کا نازل ہونا

رسول اللہﷺ کا سب سے بڑا اور زندہ و جاوید معجزہ قرآن کریم ہے۔ یہ وہ کتابِ مقدس ہے جس میں ہر خشک و تر کا بیان ہے جو تا قیامِ قیامت ہدی للناس ہے ، جس میں کسی تغیر و تبدل کاکوئی امکان بھی نہیں ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ رب العزت نے اپنے ذمہ ٔ کرم پر لی ہے۔ امام احمد رضا کہتے ہیں:

ان پر کتاب اتری بَیَانًا لِکُل شَی

تفصیل جس میں مَا عَبَر[[46]](#footnote-47)ومَا غَبَر[[47]](#footnote-48) کی ہے[[48]](#footnote-49)

## وما رمیت اذا رمیت

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ : وَمَا رَمَيۡتَ إِذۡ رَمَيۡتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ رَمَىٰ [[49]](#footnote-50) )اور نہیں پھینکی آپ(ﷺ) نے وہ مشتِ خاک جب آپ نے پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ( **میں رسول اللہ ﷺ کے خاص معجزے کی طرف اشارہ ہے جس کا مشاہدہ دوست اور دشمن نے بدر کے میدان میں کیا ۔ حضور ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور کفار کے لشکر کی طرف پھینک دی ۔وہ لشکر جو ایک وسیع رقبے میں پھیلا ہوا تھا۔ کوئی کھڑا تھا تو کوئی بیٹھا ہوا تھا۔ کسی کا منہ ادھر تھا تو کسی کی پشت ادھر تھی ۔ لیکن ایک کافر بھی تو ایسا نہ رہا تھا جس کی آنکھوں کور یت کے ذرات نے بھر نہ دیا ہو۔ سب کی آنکھیں دیکھنے سے معذور ہوگئیں اور وہ کچھ ایسے دہشت زدہ اور حواس باختہ ہوئے کہ اپنے مقتولوں کے لاشے بھی پیچھے چھوڑ کر سر پر پائوں رکھ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محبوب! جب تم کنکریاں پھینک رہے تھے تو پھینکنے والا ہاتھ گو تمھارا تھا لیکن قوت و قدرت ہماری تھی جو اس میں کارفرما تھی۔[[50]](#footnote-51) امام احمد رضا کہتے ہیں:**

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منھ پھر گیا[[51]](#footnote-52)

**رسول اللہ ﷺ کی دعا سے بارش کا ہونا**

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ایک بار قحط سالی کے موقع پر لوگوں نے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نےانھیں دعا کے لیے ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا ۔ جب لوگ جمع ہوگئے تو آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اتنے اوپر اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھائی، اتنے میں بادل آئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔[[52]](#footnote-53)امام احمد رضا کہتے ہیں:

جن کو سوئے آسماں پھیلاکے جل تھل بھر دیے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے[[53]](#footnote-54)

## رسول اللہ ﷺ کی ٹھوکر سے احد پہاڑ کا ٹھہر جانا

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ اپنے تین جلیل القدر صحابہ کرام (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے ہمراہ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ احد پہاڑ اپنے بخت پر نازاں ہوکر لرزنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک ٹھوکر لگاتے ہوئے فرمایا: اے احد! ٹھہر جا کہ تیرے اوپر نبی ، صدیق اور شہید جلوہ گر ہیں۔ [[54]](#footnote-55)امام احمد رضا کہتے ہیں:

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں [[55]](#footnote-56)

**ختمِ نبوت**

رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ نبوت و رسالت کے اس سلسلے کو آپ ﷺ پر ختم کردیا گیا۔ ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ [[56]](#footnote-57)کے مصداق آپﷺ پر دین کی تکمیل ہوگئی۔ امام احمد رضا ایک رباعی میں اس مضمون کو یوں رقم فرماتے ہیں:

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اَکمَلتُ لَکُم[[57]](#footnote-58)

مزید کہتے ہیں:

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی[[58]](#footnote-59)

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام[[59]](#footnote-60)

**کوثر کا عطا ہونا**

قرآن کریم نے نبی کریم ﷺ ایک اہم خصوصیت یہ بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کو کوثر عطا کی گئی۔ إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ۔[[60]](#footnote-61) (بے شک ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کی)۔

علمائے تفسیر نے ْالکوثر' کے باب میں متعدد روایات نقل کی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوثر جنت کی ایسی نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں، اس کا فرش موتیوں اور یاقوت سے بنا ہوا ہے، اس کی مٹی کستوری سے زیادہ معطر ہے، اس کا پانی شہدسے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ صاف و شفاف ہے"۔ [[61]](#footnote-62) امام احمد رضا اسی معنیٰ کو اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو[[62]](#footnote-63)

## رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تقسیم فرمانا

ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخر ت میں، ظاہرمیں اور باطن میں، جسم میں اور روح میں جو نعمت ، جو برکت اور جو خوبی روز ازل سے ابد الآباد تک جسے ملی اور ملے گی اس سب میں واسطہ و قاسم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، حضور کے ہاتھ سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔ خود حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: انما انا قاسم واللہ معطی[[63]](#footnote-64) )دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والا میں )۔ امام احمد رضا کہتے ہیں:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلم دان گیا[[64]](#footnote-65)

لَا وَرَبِّ العَرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی[[65]](#footnote-66)

اصلِ ہر بُود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام[[66]](#footnote-67)

## رسول اللہ ﷺ کا امت کے بھیجے جانے والے درود و سلام کو خود سماعت فرمانا

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر درود بھیجتے رہو، بے شک تمھاری طرف سے بھیجے گئے درود مجھ تک پہنچتے ہیں خواہ تم کہیں بھی ہو“۔[[67]](#footnote-68) امام احمد رضا کہتے ہیں:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام[[68]](#footnote-69)

## قبر میں رسول اللہ ﷺکی زیارت ہونا

حدیث مبارکہ کے مطابق قبر میں ہر شخص سے تین سوالات کیے جائیں گے۔ ان میں سے ایک سوال رسول اللہ ﷺ سے متعلق ہوگا۔ فرشتے پوچھیں گے: ماکنت تقول فی ھذا لرجل محمد ﷺ؟ [[69]](#footnote-70) (تم اس شخص محمدﷺ کے بارےمیں کیا کہا کرتے تھے؟)۔ امام احمد رضا کہتے ہیں:

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی[[70]](#footnote-71)
جگمگا اٹھی مِری گور کی خاک
تیرے قربان چمکنے والے[[71]](#footnote-72)

## رسول اللہ ﷺ کی رسالت تمام جہان والوں کے لیے

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل جتنے انبیاء ورسل تشریف لائے وہ کسی خاص علاقے، خاص زمانے یا خاص قوم کے لیے آئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کی ہدایت کے لیے بھیجا۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے: وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةٗ لِّلنَّاسِ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا۔[[72]](#footnote-73) (اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر)۔ امام احمد رضا کہتے ہیں:

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام[[73]](#footnote-74)

## رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر استغفار کرنے کا حکم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ تَوَّابٗا رَّحِيمٗا۔[[74]](#footnote-75) (اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں ا ور رسول ان کی شِفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں)۔ امام احمد رضا کہتے ہیں:

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوكَ ہے گواہ
”پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے“[[75]](#footnote-76)

## رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر فرشتوں کا حاضر ہونا

احادیثِ مبارکہ کے مطابق آسمان سے ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سویر ے اور ستر ہزار فرشتے رات کوروضہ اطہر پر اترتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔[[76]](#footnote-77) امام احمد رضا کہتے ہیں:

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں[[77]](#footnote-78)
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی ٔ زلف رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے[[78]](#footnote-79)

## روضہ مبارک کی زیارت کرنے والوں کے لیے بشارت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: من زار قبری وجب لہ شفاعتی[[79]](#footnote-80) ( جس نےمیری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے)۔ امام احمد رضا اس حدیث مبارکہ کو کس خوب صورتی سے نظم کرتے ہیں:

من زار قبری وجبت لہ شفاعتی
اُن پر درود جن سے نویداں بشر کی ہے[[80]](#footnote-81)

## پلِ صراط پر امت کی پیشوائی

 حضور ﷺ کے اخروی خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء و رسل سے پہلے اپنی امت کوساتھ لے کر پل صراط سے گزریں گے۔[[81]](#footnote-82) امام احمد رضا کہتے ہیں:

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبرئیل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو[[82]](#footnote-83)

پاے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر
ربِّ سَلِّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے[[83]](#footnote-84)

## مقامِ محمود

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے حبیب ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا، اور یہ عظیم مقام صرف آپ ﷺ کو عطا کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا وعدہ فرمایاہے: عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا[[84]](#footnote-85) ( یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر )۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا : ھی الشفاعۃ [[85]](#footnote-86) (یہ مقامِ شفاعت ہے)۔

امام احمد رضا کہتے ہیں:

گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لیے احمد سا والی ہے[[86]](#footnote-87)
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام[[87]](#footnote-88)
 وسعتیں دی ہیں خدانے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے[[88]](#footnote-89)
چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا[[89]](#footnote-90)
ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا[[90]](#footnote-91)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے : "قیامت کے دن لوگ مارے مارے پھر رہے ہوں گے، ہر امت کو اپنے نبی کی تلاش ہوگی، وہ کہہ رہے ہوں گے: اے فلاں! آپ ہماری شفاعت کیجیے، اے فلاں! آپ ہماری شفاعت کیجیے، یہاں تک کہ انجام کار شفاعت کی تلاش کی انتہا نبی آخر الزمان ﷺ پر ہوگی، پس یہی وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔[[91]](#footnote-92) امام احمد رضا اس کی منظر کشی یوں کرتے ہیں:

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمھارے لیے[[92]](#footnote-93)
آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصر جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے[[93]](#footnote-94)
ما و شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے[[94]](#footnote-95)

رسول اللہ ﷺ کے اخروی خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ قیامت کے دن لوائے حمد تھامے ہوں گے اور تمام انبیاء و رسل کی امتیں اسی کے سائے تلے جمع ہوں گی۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بیدی لواء الحمد ولا فخر۔[[95]](#footnote-96) (لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا)۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء علیھم السلام میرے پرچم تلے ہوں گے ۔[[96]](#footnote-97) امام احمد رضا کہتے ہیں:

جس کے زیرِ لوا آدم و من سِوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام[[97]](#footnote-98)

الغرض رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات ،صفات اور کمالات لا متناہی ہیں ، جس طرح اللہ رب العزت کی نعمتوں کا شمار نہیں کیا جاسکتا،[[98]](#footnote-99) رسول اللہ ﷺ کے خصائص کا شمار بھی ممکن نہیں۔ امام احمد رضا عالمِ حیرت میں بالآخر کہہ اٹھتے ہیں:

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضانے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے[[99]](#footnote-100)

صلی اللہ علیٰ سیدنا و شفیعنا و حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

1. ۔طاہر القادری، ڈاکٹر محمد، خصائص مصطفےٰ ﷺ، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2003ء، ص20

Tahirul Qadri, Dr. Muhammad, Khasais-e-Mustafa, Minhajul Quran Publications, Lahore, 2003, P.20 [↑](#footnote-ref-2)
2. ۔ پیدائش: 10 شوال المکرم [1272ھ](http://naatkainaat.org/index.php?title=1272%DA%BE&action=edit&redlink=1) / [14 جون](http://naatkainaat.org/index.php/14_%D8%AC%D9%88%D9%86)[1856](http://naatkainaat.org/index.php/1856) ء۔وفات: ۲۵؍ صفرالمظفر[م ۱۳۴۰ھ/ 28 اکتوبر](http://naatkainaat.org/index.php/28_%D8%A7%DA%A9%D8%AA%D9%88%D8%A8%D8%B1)[1921](http://naatkainaat.org/index.php/1921)ء [↑](#footnote-ref-3)
3. ۔قادری، مولانا غلام حسن، شرح کلامِ رضا فی نعت المصطفےٰ المعروف شرح حدائق بخشش، مشتاق بک کارنر، لاہور، س ن، ص 25

Qadri, Maulana Ghulam Hasan, Sharah Kalam-e-Raza fi Na’atil Mustafa, Mushtaq Book Corner, Lahore, p.25 [↑](#footnote-ref-4)
4. ۔رضاخان قادری ، امام احمد، فتاویٰ رضویہ،جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور،2002ء، ج22،ص614

Raz Khan Qadri, Imam Ahmed, Fatawa Rizviya, Jamia Nizamiyah Rizvia, Lahore, 2002, Vol.22, P.614 [↑](#footnote-ref-5)
5. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 47

Raza Khan Qadri, Imam Ahmed, Hadaiq-e-Bakhshish, Maktaba-e-Rizviya, Karachi, 2007, Vol. 1, P.47 [↑](#footnote-ref-6)
6. ۔ایضاً

Ibid. [↑](#footnote-ref-7)
7. ۔دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، 3:282، رقم: 4850، بحوالہ:ڈاکٹر محمد طاہر القادری، خصائص مصطفیٰ ﷺ،ص 33

Delmi, Al-Firdous bima Saurul Khitab, 3:282, w.r.t. Dr. Muhammad Tahirul Qadri, Khasais-e-Mustafa, P.33 [↑](#footnote-ref-8)
8. ۔حدائق بخشش، حصہ دوم، ص73

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.2, P.73 [↑](#footnote-ref-9)
9. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 86

Hadaiq-e-Bakhshish,, Vol.1, P.86 [↑](#footnote-ref-10)
10. ۔ایضاً، ص131۔132

Ibid., P.131-132 [↑](#footnote-ref-11)
11. ۔ایضاً، ص 131

Ibid., P.131 [↑](#footnote-ref-12)
12. ۔الازہری، پیر کرم شاہ، تفسیر ضیاء القران، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1995، ج1، ص 284

Al-Azhari, Pir Karam Shah, Tafseer Zia-ul-Quran, Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 1995, Vol.1, P. 284 [↑](#footnote-ref-13)
13. ۔آل عمران: 81

Aal-e-Imran, 3:81 [↑](#footnote-ref-14)
14. ۔حدائق بخشش، حصہ دوم، 73

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.2, P.73 [↑](#footnote-ref-15)
15. ۔البقرۃ: 129

Al-Baqara, 2:129 [↑](#footnote-ref-16)
16. ۔الصف، 61:6

Al-Saff, 61:6 [↑](#footnote-ref-17)
17. حدائق بخشش، حصہ دوم، ص73

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.2, P.73 [↑](#footnote-ref-18)
18. ۔دہلوی، شیخ عبدالحق، مدارج النبوۃ (اردو ترجمہ: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی)، شبیر برادرز، لاہور، 2004ء، ج ۲ ، ص 31۔34

Dehlvi, Sheikh Abdul Haq, Madarijun Nubuwat, Urdu Tr. Mufti Syed Ghulam Moeenuddin Naeemi, Shabbir Brothers, Lahore, 2004, Vol. 2, P. 31-34 [↑](#footnote-ref-19)
19. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص26

Hadaiq-e-Bakhshish,, Vol. 1, P.26 [↑](#footnote-ref-20)
20. ۔الم نشرح، 94:4

Alam-Nashrah, 94:4 [↑](#footnote-ref-21)
21. ۔ابن حبان،امام ابو حاتم، صحیح ابن حبان(اردو ترجمہ: محمد محی الدین جہانگیر) شبیر برادرز، لاہور،2014ء، ج 4، ص435، رقم: 3382

Ibn-e-Habban, Imam Abu Hatim, Sahih Ibn-e-Habban, Urdu trans. Muhammad Mohiyddin Jahangir, Shabbir Brothers, Lahore, 2014, P.435, No. 3382 [↑](#footnote-ref-22)
22. ۔تفسیر ضیاء القرآن، جلد 5، ص 600

Tafseer Ziul-Quran, Vol. 5, P.600 [↑](#footnote-ref-23)
23. ایضاً، حصہ دوم، ص 44

Ibid. Vol. 2, P.44 [↑](#footnote-ref-24)
24. ۔مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرق، رقم: 2331

Muslim bin Hujjaj, Sahih Muslim, Kitabul Fadail, Baab Teeb Araq, No. 2331 [↑](#footnote-ref-25)
25. ۔ایضاً، باب طیب رائحۃ النبی ﷺ، رقم: 6053

Ibid., Baab Teeb Raihatul Nabi, No. 6053 [↑](#footnote-ref-26)
26. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 102

Hadaiq-e-Bakhsish, Vol. I, P.102 [↑](#footnote-ref-27)
27. ۔ ایضاً، ص 38

Ibid., P.38 [↑](#footnote-ref-28)
28. ۔ایضاً، ص 108

Ibid., P.108 [↑](#footnote-ref-29)
29. ۔سیوطی، امام جلال الدین،الخصائص کبریٰ فی معجزات خیرالوریٰ (اردو ترجمہ: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، مکتبہ اعلیٰ حضرت، کراچی، 2003ء، ج1،ص194

Suyuti, Imam Jalaludin, Al-Khasai-ul-Kubra fi Moajizat-e-Khairul Wara, (Urdu trans. Mufti Syed Ghulam Mooenuddin Naeemi), Maktab-e-Aa’ala Hazrat, Karachi, 2003, Vol.1, P.194 [↑](#footnote-ref-30)
30. ۔ حدائق بخشش،حصہ دوم، ص 39

Hadaiq-e-Bakhsish, Vol.2, P.39 [↑](#footnote-ref-31)
31. ۔ ایضاً،حصہ اول، ص 82

Ibid., Vol. 1, P.82 [↑](#footnote-ref-32)
32. ۔ترمذی،ابو عیسیٰ محمد، سنن ترمذی،کتاب الفتن، رقم: 2182

Tirmidi, Abu Easa Muhammad, Sunan Tirmidi, Kitab-ul-Fitan, No, 2182 [↑](#footnote-ref-33)
33. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 88

Hadaiq-e-Bakhsish, Vol.1, P.88 [↑](#footnote-ref-34)
34. ۔ حدائق بخشش،حصہ دوم، ص 37

Hadaiq-e-Bakhsish, Vol.2, P.37 [↑](#footnote-ref-35)
35. ۔ایضاً،حصہ اول ص 66

Ibid., Vol.1. P.66 [↑](#footnote-ref-36)
36. ۔ ایضاً، ص 27

Ibid., P.27 [↑](#footnote-ref-37)
37. ۔ ایضاً،حصہ دوم، ص 83

Ibid., Vol. 2, P.83 [↑](#footnote-ref-38)
38. ۔ ایضاً،حصہ اول، ص 152

Ibid., Vol. 1, P.152 [↑](#footnote-ref-39)
39. ۔ ایضاً ، ص 86

Ibid., P.86 [↑](#footnote-ref-40)
40. ۔ ایضاً، ص 64

Ibid., P.64 [↑](#footnote-ref-41)
41. ۔ ایضاً،حصہ دوم، ص 40

Ibid., Vol. 2, P.40 [↑](#footnote-ref-42)
42. ۔ ایضاً، ص 47

Ibid., P.47 [↑](#footnote-ref-43)
43. ۔ ایضاً، ص36

Ibid., P.36 [↑](#footnote-ref-44)
44. ۔ سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3559

Sunan-e-Tirmidi, Kitabul Manaqib, No. 3559 [↑](#footnote-ref-45)
45. ۔ ایضاً، ص 132

Ibid., P. 132 [↑](#footnote-ref-46)
46. ۔ یعنی جو گزر گیا [↑](#footnote-ref-47)
47. ۔ یعنی جو باقی رہا [↑](#footnote-ref-48)
48. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 135

Hadaiq-e-Bakhshih, Vol.1, P.135 [↑](#footnote-ref-49)
49. **۔الانفال: 17**

Al-Anfal, 8:17 [↑](#footnote-ref-50)
50. ۔**تفسیر ضیاء القرآن، ج2، ص 809**

Tafseer Zia-ul-Quran, Vol.2, P.809 [↑](#footnote-ref-51)
51. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص26

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.26 [↑](#footnote-ref-52)
52. ۔ابودائود سلیمان بن اشعث، سنن ابی دائود، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: 988

Abu Dawood Suleman bin Ashas, Sunan Abi Dawood, Kitabul Salat, Bab Raful Yaden fil Istisqa, No. 988 [↑](#footnote-ref-53)
53. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 109

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 1, P.109 [↑](#footnote-ref-54)
54. ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری ، کتاب المناقب، رقم: 3483

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Saheeh Bukhari, Kitabul Manaqib, No. 3483 [↑](#footnote-ref-55)
55. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 47

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.47 [↑](#footnote-ref-56)
56. ۔المائدۃ، 5: 3

Al-Ma’idah, 5:3 [↑](#footnote-ref-57)
57. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 155

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.155 [↑](#footnote-ref-58)
58. ۔ ایضاً، ص 86

Ibid., P.86 [↑](#footnote-ref-59)
59. ۔ حدائق بخشش،حصہ دوم، ص 37

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.2, P.37 [↑](#footnote-ref-60)
60. ۔الکوثر، 108: 1

Al-Kausar, 108:1 [↑](#footnote-ref-61)
61. ۔سنن ترمذی،باب تفسیر القرآن: رقم 3361

Sunan-e-Tirmidi, Baab Tafseer-ul-Quran, No.3361 [↑](#footnote-ref-62)
62. حدائق بخشش،حصہ اول، ص 82

 Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.82 [↑](#footnote-ref-63)
63. ۔ صحیح بخاری، کتاب العلم،رقم :71

Sahi Bukhari, Kitabul Ilm, No.71 [↑](#footnote-ref-64)
64. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 27

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.27 [↑](#footnote-ref-65)
65. ۔ایضاً، ص 95

Ibid., P.95 [↑](#footnote-ref-66)
66. ۔ایضاً، حصہ دوم، ص 37

Ibid., Vol.2, P.37 [↑](#footnote-ref-67)
67. ۔سنن ابی دائود، ،باب فی الاستغفار، رقم :1531

Sunan Abi Dawood, Baab fil Istigfar, No. 1531 [↑](#footnote-ref-68)
68. ۔حدائق بخشش، حصہ دوم، ص 40

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 2, P.40 [↑](#footnote-ref-69)
69. ۔صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1273، 1308

Sahi Bukhari, Kitabul Janaiz, No. 1273, 1308 [↑](#footnote-ref-70)
70. َ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 95

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.95 [↑](#footnote-ref-71)
71. ۔ایضاً، ص102

Ibid., P.102 [↑](#footnote-ref-72)
72. ۔السباء،34: 28

Al-Saba, 34:28 [↑](#footnote-ref-73)
73. حدائق بخشش، حصہ دوم، ص 46

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 2, P.46 [↑](#footnote-ref-74)
74. ۔النساء، 4: 64

Al-Nisa, 4:64 [↑](#footnote-ref-75)
75. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 129

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol.1, P.129 [↑](#footnote-ref-76)
76. ۔ابن جوزی، امام عبدالرحمٰن، الوفا باحوال المصطفیٰ، رقم: 1578

Ibn-e-Jauzi, Imam Abdul Rahman, Al-Wafa Bi Ahwalil Mustafa, No. 1578 [↑](#footnote-ref-77)
77. ۔ ایضاً، ص 60

Ibid, P.60 [↑](#footnote-ref-78)
78. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 140

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 1, P.140 [↑](#footnote-ref-79)
79. ۔دار قطنی، ابوالحسن علی ،سنن دارقطنی،ج2، رقم :2669

Dar-e-Qutni, Abul Hasan Ali, Sunan Dar Qutni, Vol.2, No.2669 [↑](#footnote-ref-80)
80. حدائق بخشش، حصہ اول، ص 127

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 1, P.127 [↑](#footnote-ref-81)
81. ۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 773

Sahih Bukhari, Kitabul Azan, No. 773 [↑](#footnote-ref-82)
82. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 81

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 1, P.81 [↑](#footnote-ref-83)
83. ۔ایضاً، ص 99

Ibid., P.99 [↑](#footnote-ref-84)
84. ۔الاسراء: 79

Al-Isra, 17:79 [↑](#footnote-ref-85)
85. ۔سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم: 3137

Sunan Tirmidi, Kitab Tafseerul Quran, No. 3137 [↑](#footnote-ref-86)
86. ۔حدائق بخشش، حصہ اول، ص 114

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 1, P. 114 [↑](#footnote-ref-87)
87. ۔ ایضاً،حصہ دوم، ص 44

Ibid, Vol. 2, P.44 [↑](#footnote-ref-88)
88. ۔ ایضاً،حصہ اول، ص 98

Ibid, Vol.1, P. 98 [↑](#footnote-ref-89)
89. ۔ ایضاً، ص 2

Ibid., P.2 [↑](#footnote-ref-90)
90. ۔ ایضاً، ص 3

Ibid., P.3 [↑](#footnote-ref-91)
91. ۔ابن حبان، صحیح ابن حبان، 14: 399، رقم: 6479

Ibn-e-Habban, Sahih Ibn-e-Habban, 14:399, No. 6479 [↑](#footnote-ref-92)
92. ۔حدائق بخشش، حصہ دوم، ص80

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 2, P. 80 [↑](#footnote-ref-93)
93. ۔ ایضاً،حصہ اول، ص 99

Ibid., Vol. 1, P. 99 [↑](#footnote-ref-94)
94. ۔ ایضاً، ص 143

Ibid, P. 143 [↑](#footnote-ref-95)
95. ۔سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم الحدیث: 3148

Sunan-e-Tirmidi, Kitab Tafseerul Quran, No. 3148 [↑](#footnote-ref-96)
96. ۔ایضاً ، رقم الحدیث: 3615

Ibid., Kitabul Manaqib, No. 3615 [↑](#footnote-ref-97)
97. ۔ حدائق بخشش،حصہ دوم، ص 37

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 2, P. 37 [↑](#footnote-ref-98)
98. ۔وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا( اور اگر تم اللّٰہ کی نعمتیں شمار کرو تو شمار نہ کرسکو گے) النحل،16 : 18

Al-Nahal, 16:18 [↑](#footnote-ref-99)
99. ۔ حدائق بخشش،حصہ اول، ص 109

Hadaiq-e-Bakhshish, Vol. 1, P. 109 [↑](#footnote-ref-100)